



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

سوال

(91) دوسری جماعت کے لیے اقامت کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک ہی نماز کی دوسری جماعت کروانے کے لیے دوبارہ تکبیر کہنی چاہیے یا پہلی تکبیر کافی ہے کہتے ہیں کہ دوبارہ اگر اذان کسی جانے تو پھر دوبارہ تکبیر نہیں کہنی چاہیے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ صحیح صورت حال سے آگاہ فرمائیں۔ (ظفر اقبال)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے کی کوئی مرفوع صریح حدیث میرے میں علم نہیں ہے البتہ علماء کرام کے آثار ضرور موجود ہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسجد میں آکر جہاں لوگ نماز (باجماعت) پڑھ چکے تھے، دوبارہ اذان واقامت کہلوائی اور نماز پڑھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 1/221 ح 2298 والسنن الکبریٰ للبیہقی 3/70، 1/407، 2/676، 677 وقال: هذا اسناد صحیح موقوف "اور صحیح بخاری کتاب الاذان باب فصل صلوٰۃ الجماعة قبل ح 645 تعلیقاً)

اس روایت کی سند صحیح ہے اور اس سے دوبارہ اذان واقامت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر میں اسود اور علقمہ (تابعین) کو نماز پڑھائی تو انھیں اذان یا اقامت کا حکم نہیں دیا۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب النذب الی وضع الایدی علی الکرع فی الركوع ح 534)

یعنی یہ باجماعت نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی گئی تھی۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"إذا كنت في قرية يؤذن فيه ويقام أجزأك ذلك"



اگر تم کسی گاؤں میں ہو جس میں اذان واقامت ہوتی ہو تو تمہارے لیے وہی کافی ہے۔ (کتاب المعرفة والتاریخ ليعقوب بن سفيان الفارسي 2/209 وسندہ صحیح السنن الکبریٰ لمیہقی 1/406)

جہاں اقامت ہو جاتی وہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری اقامت نہیں کہتے تھے۔

کتاب المعرفة والتاریخ 2/209 وسندہ حسن عبداللہ بن واقد بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب وثقة مسلم وابن حبان والحاکم 2/278، 248 وذہبی والبیہقی 1/406 فحیثہ لایزال عن درجہ احسن)

لہذا معلوم ہوا کہ دونوں طرح جائز ہے۔ اگر فتنے و فساد کا اندیشہ نہ ہو تو دوسری مرتبہ بھی (بغیر لاؤڈ اسپیکر کے) اذان واقامت کہنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔ (شہادت، جولائی 2003ء اکتوبر 2000ء)

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1۔ کتاب الاذان۔ صفحہ 252

محدث فتویٰ